سوال

ایک عورت کہتی ہے کہ اس نے بارہ سال پہلے شادی سے قبل اسلام قبول کیا تھا، اور وہ اپنے خاوند کی دوسری بیوی ہے، اس کو یہ مشکل درپیش ہے کہ خاوند خفیہ طور پر تیسری شادی کرنے کا عادی ہے، اور عادتا جس سے شادی کرتا ہے وہ غیر مسلم ہوتی ہے، نہ تو وہ اس شادی کے بارہ میں اسے بتاتا ہے اور نہ ہی اپنی پہلی بیوی کو، اور نہ ہی کسی رشتہ دار کے علم میں لاتا ہے   وہ تیسری بیوی کے ساتھ ایک یا دو برس رہتا ہے اور پھر علیحدہ ہو جاتا ہے، اس کے بعد کسی اور عورت سے شادی کر لیتا ہے، اس نے دوسری شادی کرنے کے بعد اب تک تین عورتوں سے شادی کی ہے، جب خاوند گھر سے ایک یا دو ہفتہ غائب رہتا اور کسی کو بتائے بغیر باہر سفر پر جاتا ہے تو بیوی کو اس کی شادی کا علم ہو جاتا ہے، لیکن بعد میں وہ سب سے انکار کر دیتا ہے کہ وہ کسی دوسری عورت کے ساتھ تھا   اس عورت کا کہنا ہے کہ بعض علماء کرام کا کہنا ہے : یہ خفیہ شادی حلال ہے، وہ کہتی ہے کہ : یہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ اس طرح تو خاوند کو بہت زیادہ جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور بیویاں پریشان ہوتی ہیں ؟ کیا بیوی کا یہ حق نہیں کہ اسے علم ہونا چاہیے کہ اس کے خاوند کی کتنی بیویاں ہیں، اور اس کا خاوند اس کے پاس کب آئیگا ؟ یہ عورت کہتی ہے کہ جب اس کے پاس تیسری بیوی نہ ہو تو معاملات سب اچھے رہتے ہیں، اور اس وقت خاوند بڑا لطف والا ہوتا ہے، اور دونوں بیویوں کے مابین عدل کرتا ہے، لیکن جب تیسری شادی کر لیتا ہے تو اس کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے   یہ عورت کہتی ہے کہ اس طرح کی شادی کو حلال کہنے کے قول نے مردوں کو ایسا قدم اٹھانے اور انہیں بیویوں سے جھوٹ بولنے اور عدل نہ کرنے پر تیار کیا ہے، تو اس طرح ان کی ازدواجی زندگی خراب ہو کر رہ جاتی ہے

جواب

الحمد للہ

اول :

خاوند پر واجب نہیں کہ وہ اپنی بیویوں کو بتائے کہ وہ اور شادی کریگا، لیکن اگر شادی کر لے تو پھر اسے بتانا واجب ہے؛ کیونکہ بیویوں کو شادی کے بارہ میں نہ بتانے سے وہ سوء ظن اختیار کر کے سمجھیں گی کہ اس کے کسی سے غلط تعلقات ہیں؛ اور اس لیے بھی کہ بیویوں کو تقسیم میں عدل کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے

اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب انہیں علم ہو کہ ان کے علاوہ اور بھی بیوی ہے، اور نئی بیوی کو بھی پہلی بیویوں جیسا ہی حق حاصل ہے

دوم :

خاوند پر واجب ہے کہ وہ اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی بیویوں کے مابین عدل و انصاف کرے، اور بیویوں میں جو عدل کرنا واجب ہے وہ نان و نفقہ اور رہائش اور رات بسر کرنے میں ہوگا

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

" لازمی تقسیم میں رات بسر کرنے کی تقسیم شامل ہے، جی ہاں آپ پر واجب ہے کہ آپ دونوں بیویوں کے مابین باری تقسیم کریں، اور اسی طرح نان و نفقہ اور رہائش اور لباس میں عدل اور برابری کرنا واجب ہے، کہ ہر بیوی کو کھانا پینا اور رہائش اور لباس فراہم کیا جائے تو اسے کافی ہو، اور اسی طرح آپ پر رات بسر کرنے کی باری بھی بیویوں میں تقسیم کرنا واجب ہے، یہی وہ عدل واجب ہے جس کا اللہ سبحانہ و تعالی نے حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرلو، دو دو اور تین تین، اور چار چار، اور اگر تم عدل نہ کرسکنے کا ڈر رکھو تو پھر ایک ہی کافی ہے النساء (3).

ایک سے زائد بیویاں رکھنے والے کےلیے یہ عدل مشروط ہے

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (5) سوال نمبر (384).

مزید تفصیل دیکھنے کےلیے آپ سوال نمبر (10091) کے جواب کا مطالعہ کریں

سوم :

مردوں پر واجب ہے کہ وہ عورتوں کے بارہ میں اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کریں، اور یہ علم میں رکھیں کہ لوگ ان کے ظاہری دین اور سنت پر عمل پر بھروسہ کرتے ہیں، اور جب ان میں کوئی شخص کسی عورت کا رشتہ طلب کرتا ہے تو اسے اس کے ظاہری دین اور استقامت پر اسے وہ رشتہ دیا جاتا ہے

اس لیے اسے ان ظاہری شعار کو لوگوں کی عزت کے ساتھ کھیلنے کی فرصت اور موقع نہیں بنانا چاہیے، کہ وہ لوگوں کی بیٹیاں لے اور اپنی خواہش پوری کرنے کے بعد انہیں چھوڑ دے اسے بچ کر رہنا چاہیے کہ کہیں وہ ان میں سے کسی عورت کے ارتداد یا پھر بیماری یا سلوک میں انحراف کا باعث اور سبب نہ بن جائے

ہمارے خیال میں ان میں سے کوئی بھی شخص اس پر راضی نہیں ہوگا کہ اس کی بیٹی یا بہن کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے، تو پھر وہ لوگوں کی بیٹیوں کے ساتھ ایسا کرنے پر کس طرح راضی ہوتا ہے ؟

اور اسے اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ وہ لوگوں کی کمزوری اور ضرورت سے فائدہ اٹھائے اور ان کے سامنے مال پش کرکے عورت کے خاندان کو دھوکہ دے؛ کیونکہ یہ مروت اور اخلاق کے منافی ہے، ہم نہیں سمجھتے کہ یہ لوگ اونچے طبقے کے افراد کی بیٹیوں یا پھر اپنے چچا یا رشتہ دار کی بیٹیوں کے ساتھ ایسا کرسکتے ہیں

اور اگر شرعی شادی ہو لیکن پھر دونوں میں نباہ نہ ہوسکے اور خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو ہم اس کا انکار نہیں کریں گے، لیکن صرف شادی کی ہی اسی لیے جائے کہ اپنی شہوت پوری کرنے کی وجہ سے کچھ مدت بعد عورت تبدیل کرنے کا عزم ہو تو یہ کھلواڑ ہے جسے شریعت اسلامیہ نہ تو پسند کرتی ہے اور نہ ہی اس کی اجازت دیتی ہے، اور یہ نکاح متعہ یا پھر متعہ کے مشابہ ہے

اس لیے آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ دین والی عورت کی حرص نہیں رکھتے، بلکہ عورت کی خوبصورتی کی بنا پر شادی کرینگے چاہے اس کی عدت بھی ختم نہ ہوئی ہو! اور چاہے وہ فسق و فجور میں مشہور ہو، وہ اس کے ساتھ ہوٹل میں تین دن تک اپنی شہوت پوری کرتا ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ کھلواڑ کرنے والا عورت کے دین یا شرف کو اہم سمجھتا ہے یہ عورت نہ تو ہمیشہ اس کی بیوی رہے گی، اور نہ ہی اس کی اولاد کی ماں بنے گی! تو پھر اہتمام کیوں کرے ؟!

ذیل میں ہم مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا فتوی پش کرتے ہیں جو ان افعال کا رد کرتا اور اس طرح کی شادی کا حکم بیان کرتا ہے :

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا :

طلاق کی نیت سے شادی کرنے کےلیے ملک سے باہر جانا نوجوانوں میں عام ہوچکا ہے، اور سفر میں شادی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے جو کہ بالخصوص ایک فتوی سے استلال کرتے ہیں، اور اکثر لوگ اس فتوی کو سمجھ نہیں سکے بلکہ اس سے غلط مراد لیتے ہیں، برائے مہربانی اس کے بارہ میں حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

وقتی طور پر طلاق کی نیت سا پھر صرف وقتی طور پر شادی کرنا باطل ہے؛ کیونکہ یہ متعہ کہلاتا ہے، اور بالاجماع متعہ حرام ہے

صحیح شادی یہ ہے کہ انسان زوجیت کو باقی رکھنے کی نیت سے شادی کرے، اور اس کو مستقل طور پر نبانا مراد ہو اور اگر اس سے بیوی اچھا سلوک کرتی ہو اور بیوی اس کے لیے مناسب ہو تو ٹھیک ہے، لیکن اگر مناسب نہ ہو تو اسے طلاق دے سکتا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یا تو بیوی کو اچھائی سے رکھنا ہے، یا پھر عمدگی سے چھوڑنا ہے البقرۃ (229).

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18/448-449).

اور اہل علم میں سے جس نے بھی اس کے جواز کا فتوی دیا ہے وہ تو ایسے شخص کے لیے ہے جو کسی دوسرے ملک میں زیر تعلیم ہو یا پھر ملازمت کے لیے گیا ہو اور اسے فحاشی میں پڑنے کا خدشہ ہو تو یہ شخص شادی کرے چاہے وہ طلاق کی نیت ہی رکھتا ہو

کیونکہ ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی انہیں اولاد سے نوازے تو وہ اولاد اور اس کی ماں سے محبت کرنے لگے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ان کے مابین حسن معاشرت پیدا فرما دے اور ان کی شادی مستقل ہو جائے

اور یہ فتوی اس شخص کے لیے نہیں کہ صرف شادی کے لیے ہی ملک سے باہر جائے، اور نہ ہی یہ فتوی اس شخص کے لیے ہے جو دو راتوں کے لیے کسی دوسرے ملک جاتا ہے اور کسی ایک یا کئی ایک کنواری لڑکیوں کی بکارت ضائع کر کے آ جائے!

جو شخص کسی سفر میں دو دن تک اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر سکتا اس میں بعض تو دعوتی یا خیری عمل ہوتے ہیں تو اس کے لیے اصلا سفر کرنا ہی حرام ہوگا، عقلمند شخص کو دیکھنا چاہیے کہ جو وہ فتوی دے رہا ہے اس کے فتوی کے نتائج اور اثرات کیا ہونگے، اور جو کر رہا ہے اس کے نتائج کیا حاصل ہونگے، اور اس کے اسلام پر کیا اثرات ہونگے کیونکہ دین اسلام کی دشمنان اسلام نے اتنی شکل نہیں بگاڑی جتنی اہل اسلام نے اپنے افعال اور اخلاق کے ذریعہ اسلام کی شکل بگاڑ کر رکھ دی ہے

لہذا جس مسلمان کے لیے اللہ نے ایک یا ایک سے زائد بیویاں میسر کی ہیں اسے اللہ سبحانہ وتعالی کا شکر کرن اور اللہ کی تعریف بجا لانی چاہیے، اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں اور ان کی اولاد کی دیکھ بھال کرے اور ان کا خیال رکھے اور ان کی طرف توجہ دے، تا کہ اولاد کی حقیقی طور پر اسلامی تعلیم وتربیت کر سکے

یہ نہیں کہ وہ اپنی بیویوں اور اولاد کو تعلیم وتربیت کے بغیر چھوڑ کر اس نعمت کی ناشکری کرتا پھرے، اور زائل ہونے والی لذت کی تلاش میں رہے نہ تو خاندان بنائے اور نہ ہی سعادت وخوشبختی حاصل کرے، چہ جائیکہ وہ اپنے آپ اور اپنی بیویوں اور اولاد پر ظلم وستم کرنا شروع کر دے

شرعی طور پر شادی کرنے میں کوئی مانع نہیں، اور پھر شریعت نے مرد کے لیے چار عورتوں سے شادی کرنا مباح کیا ہے، لیکن اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ نے اسے ترغیب دلائی ہے کہ وہ کسی دین والی عورت سے شادی کرے کیونکہ وہ اس کی عزت ہوگی اور اس کی اولاد کی ماں بنے گی اور اس عورت نے اس کے گھر اور مال کی حفاظت اور بچوں کی تربیت کرنی ہے

اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے شایان شان اور لائق نہیں کہ وہ نکاح کے مقاصد اور حکمت اور احکام کو بھول جائے، اور اپنی شہوت کے پیچھے پڑ کر یہاں اور وہاں شہوت پوری کرتا پھرے، اور پھر مصیبت تو یہ ہے کہ وہ اپنے اس عمل کو اسلام کی طرف منسوب کرتا پھرے!!

اس خاوند کو جھوٹ جیسے فعل کے اثرات کو مد نظر رکھنا چاہیے اور سوچے کے اس کے جھوٹ بولنے اور بیویوں کو ان کے حقوق نہ دینے کے کیا اثرات مرتب ہونگے، اور اگر وہ بیویوں کے درمیان عدل وانصاف نہیں کرتا تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا، پھر وہ خود اپنے آپ میں یہ بھی دیکھے کہ جس عورت کو وہ طلاق کی نیت سے شادی کے لیے اختیار کر رہا ہے وہ کیسی ہے

اور اگر اس کا اختیار اچھا ہے تو پھر اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کا اس عورت اور اس کے خاندان والوں پر کیا اثر ہوگا، اور پھر اسے یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ایک مسلمان شخص ہے اور وہ دین اسلام کے احکام اور اخلاق کا سفیر ہے اور خاص کر جب معاملہ اس کی شکل وصورت اور ظاہری استقامت کے ساتھ خاص ہو، تو پھر اس صورت میں اس جیسے لوگوں پر عدم اعتماد اٹھنے کا باعث بنے گا، اور اگر حقوق ادا نہیں کرتا تو یہ اور بھی خطرناک بات ہے

طلاق کی نیت سے شادی کے برے اثرات اور نتائج ہم تک پہنچے ہیں، جس سے ایک مسلمان شخص یہ یقین کر لیتا ہے کہ اگر اسے مباح قرار دینے والے علماء کرام کو بھی ان کچھ برے نتائج کی خبر ہو جائے تو ان پر لازم ہو جائے کہ وہ بھی اس سے منع کرنے لگیں، یا پھر کم از کم اس کو مباح قرار دینے سے ہی باز آجائیں

ان عورتوں نے جب ظاہری طور پر استقامت ظاہر کرنے والوں سے شادی کی تو انہیں اپنی عزت وشرف میں تہمت کا سامنا کرنا پڑا، اور جب اس شخص نے اس عورت کے کسی ہوٹل میں اس سے اپنی خواہش پوری کر لی تو اسے باقی ماندہ رقم یا کچھ مال دیا اور ٹیکسی پر سوار ہو کر طلاق دے کر چلتا بنا!

ان عورتوں کے کچھ خاندان والوں نے اس ظاہری استقامت والے شخص پر بھروسہ کیا اور بغیر کسی رسمی عقد کے اپنی بیٹی اس کے سپرد کر دی کہ وہ اتھارٹی لیٹر کے لیے ذریعہ اپنے ملک میں عقد کر لے گا، یا پھر اپنے ملک سے اجازت نامہ لانے کے بعد عقد کر لے گا!

لیکن پھر وہ اپنی شہوت پوری کر کے اس عورت کا کنوارا پن ختم کر کے اس کے گھر والوں کے سپرد کرتا ہوا اپنے ملک روانہ ہو جاتا ہے، حالانکہ اس نے تو کنواری لی تھی! عقل ودانش رکھنے والو ذرا یہ تو غور کریں کہ اس عورت کے گھر والوں کا اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے سامنے کیا موقف ہوگا؟

اور وہ انہیں کیا جواب دیں گے؟ کیا عزت ایک کرائے کی گاڑی بن چکی ہے کہ مدت ختم ہونے کے بعد واپس کر دی جائے؟!

کیا ان لوگوں کو یہ ڈر اور خوف نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی انہیں اس کی سزا ان کی بیٹیوں اور بہنوں میں دے گا؟!

ان میں سے کچھ عورتوں کو جب یہ علم ہوا ہے کہ اس خاوند کے ساتھ ان کی (مدت) ختم ہو چکی ہے، تو انہوں نے اس سے رابطہ کر کے کہا کہ وہ اسے طلاق مت دے، بلکہ اپنے ساتھ اپنے ملک لے جائے جیسا کہ اس نے اسے باور کرایا تھا چاہے وہ اسے اپنی بیوی بچوں کی خادمہ ہی رکھ لے! کیونکہ اگر وہ اپنے گھر جاتی ہے تو اسے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کی جانب سے بری باتیں سننی پڑینگی، اور ہو سکتا ہے اسے قتل ہی کر دیا جائے!!

لیکن یہ ظاہری طور پر استقامت اختیار کرنے والا شخص ان سب باتوں سے انکار کر دیتا ہے اور اس کے وسیلے اور رونے اور منتیں کرنے کو بھی نہیں سنتا

اور ایک دوسری عورت کی (مدت) ختم ہوگئی اور اسے اس کے خاوند نے طلاق دے دی اور اس عورت کے بھائی کو ٹیلی فون کیا کہ وہ اپنی بہن کو آکر لے جائے! لیکن اس عورت کے سامنے اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہ رہا کہ وہ اپنی عزت وکرامت کو محفوظ کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے دعوی کرے کہ اس کا خاوند ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گیا ہے، تاکہ وہ بری باتوں سے بچ جائے

اللہ سبحانہ وتعالی ہی مدد کرنے والا ہے، اور اسی پر بھی بھروسہ ہے

واللہ اعلم

91962